دین کا ایک اہم رکن

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی

ترجمہ وتخریج

محمد عمران سلفی

زیر اہتمام

فضیلۃ الشیخ احسن جمیل عبدالبصیر مدنی

ناشر

سیف الاسلام لائبریری، دارانگر، بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دین کا ایک اہم رکن

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

تالیف

ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم

امام وخطیب مسجد نبوی

ترجمہ وتخریج

محمد عمران سلفی

زیر اہتمام

فضیلۃ الشیخ احسن جمیل عبدالبصیر مدنی

ناشر

سیف الاسلام لائبریری، دارانگر، بنارس

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دین کا ایک اہم رکن امر بالمعروف ونہی عن المنکر
مؤلف	:	دکتور عبدالمحسن بن محمد القاسم
مترجم:		محمد عمران سلفی
سن اشاعت	:	۱۴۳۸ھ = ۲۰۱۷ء
ناشر	:	سیف الاسلام لائبریری، دارانگر، بنارس
صفحات	:	(۴۰)

ملنے کا پتہ

۱- مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس
۲- لائبریری اتحاد ابناء السلفیۃ، مسجد باگڑ بلی، بنارس
۳- سیف الاسلام لائبریری، مسجد اہل حدیث، دارانگر، بنارس
۴- مدرسہ اسلامیہ سعیدیہ، دارانگر، بنارس

وقف لله من المكرم عبد الحفيظ بن محمد ادريس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

۱- ابتدائیہ ۵

۲- مقدمہ ۷

۳- رسولوں کی ذمہ داری ۹

۴- اہل سنت والجماعت کے اصول میں سے ایک ۱۱

۵- تمام امتوں پر اسے واجب کیا گیا ۱۳

۶- ایسا فریضہ جو ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے ۱۵

۷- اس فریضہ کے فوائد ۱۵

۸- اس فریضہ کو چھوڑنے کے نقصانات ۱۷

۹- بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کے ساتھ ہمارا برتاؤ ۱۸

۱۰- معاشرے کا باہم محبت والا ہونا ۲۰

۱۱- امر بالمعروف کی ضرورت ۲۱

۱۲- نیک آدمی جو گنہگار کو نقصان پہنچا سکتا ۲۱

۱۳- یہ ایک وہم ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فائدہ نہیں ہے ۲۲

۱۴- منکر کا زائل ہونا لازم نہیں ۲۳

۱۵- اس عبادت کے اہل کون ہیں؟ ۲۴

۱۶- کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے کو تکلیف دی جاتی ہے؟ ۲۴

۱۷- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے والوں کی حالت ۲۶

۱۸- وہ انسان جو گناہ کرنے والے سے زیادہ برے حال میں ہے ۲۷

۱۹- لوگوں کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام نہ دینے والوں کا مقام ۲۷

۲۰- کیا برائی کرنے والا دوسروں کو برائی سے روکے؟ ۲۸

۲۱- برائی کرنے والا کیسے دوسرے کو منع کرے جبکہ وہ خود برائی کا ارتکاب کر رہا ہے ۲۹

۲۲- ہم کیوں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں؟ ۳۰

۲۳- کیا عورت بھی اس فریضہ کو ادا کرے؟ ۳۲

۲۴- اللہ کا دین غالب رہے گا ۳۴

۲۵- ناممکن چیز کو طلب کرنا ۳۶

۲۶- دین کا مذاق اڑانے والے کا انجام ۳۷

۲۷- عزت و بلندی کا حصول ۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، أما بعد:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا) اسلام کے اہم ترین رکن میں سے ایک رکن ہے، اس فریضہ کو اللہ تعالی نے ہر مسلمان پر حسب استطاعت عائد کیا ہے، اور نبی ﷺ نے اس کو ایمان کی نشانی قرار دیا ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس فریضہ کو نہ ادا کرنے پر دنیا وآخرت کی وعید سنائی گئی ہے۔

درحقیقت اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات سے ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے جو ہر قسم کی بھلائی کے نور سے منور اور برائیوں وظلم وزیادتی کی تاریکیوں سے پاک ہو، جس میں تمام دینی واخلاقی اعلی اقدار پروان چڑھیں اور برائیوں سے لوگ متنفر ہوں، نبی کریم ﷺ نے اس فریضہ کی اہمیت کو ایک بہترین مثال سے واضح کرتے ہوئے یہ نشاندہی کردی ہے کہ اس فریضہ کو نہ ادا کرنے کی صورت میں پورا معاشرہ تباہ وبرباد ہوجائے گا، اور اس تباہی سے وہ لوگ بھی نہیں بچیں گے جو خود نیکی کرتے ہیں لیکن دوسروں کو اس کی ترغیب نہیں دیتے اور نہ منکر دیکھ کر ان کے دلوں میں کسک پیدا ہوتی ہے۔

زیر نظر رسالہ جو مسجد نبوی کے مشہور امام وخطیب عبدالمحسن القاسم کا ترتیب دیا ہوا ہے، اگرچہ مختصر ہے لیکن اپنے موضوع پر بہت مفید اور جامع ہے جس میں

شیخ محترم نے موضوع کے اہم نکات کو نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ موضوع کی اہمیت اور رسالہ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے عزیز گرامی محمد عمران سلفی نے اس کو اردو کا جامہ پہنانے کی کوشش کی ہے نیز احادیث کی تخریج کرکے اس رسالے کو چار چاند لگا دیا ہے۔ معلوم ہو کہ شیخ محترم کی ایک نہایت مفید کتاب ''خطوات الی السعادۃ'' کا بھی ترجمہ عزیز گرامی کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوکر قارئین کی خدمت میں پہنچ چکا ہے۔

اللہ تعالی جزائے خیر دے جماعت کے غیور سرپرست حاجی عبدالحفیظ صاحب کو جن کے مالی واخلاقی تعاون سے یہ رسالہ چھپ کر منظر عام پر آرہا ہے، اس کے ذریعہ حاجی صاحب نے اپنے والد محترم حاجی محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی ہے جن کی مخلصانہ جماعتی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالی ہمارے ان مخلص اکابرین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، اور ہم کو ان کا بہترین جانشین بنائے، آمین۔

ہمیں قوی امید ہے کہ یہ رسالہ جہاں ہم کو اپنی دینی وجماعتی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرے گا، وہیں قارئین کے دلوں میں اس فریضہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بھی ثابت ہوگا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کو مفید عام بنائے، نیز یہ مؤلف ومترجم کے ساتھ ساتھ جن لوگوں نے بھی اس کی نشر واشاعت میں کسی قسم کا تعاون کیا ہے ان کے لیے باعث سعادت ونجات ہو، آمین۔

جمادی الاخری ۱۴۳۸ھ
مارچ ۲۰۱۷ء

احسن جمیل مدنی
بازار سدانند، بنارس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور درود وسلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین اسلام کا ایک رکن ہے، اسی کے ذریعہ فرد ومعاشرے کی اصلاح ہوتی ہے، اس موضوع پر علماء نے طویل اور مختصر کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، اس عظیم ترین شعائر کی اہمیت کی وجہ سے میں نے اس موضوع پر ایک رسالہ بنام "الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر أصل من أصول الدين" لکھا۔

میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اس رسالے کو مفید بنائے اور تمام لوگوں کو قول وعمل میں اخلاص کی توفیق دے، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین کا ایک رکن ہے۔ اور وہ ان اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ہے جس کو دے کر اللہ نے انبیاء ورسل کو بھیجا، اور قرآن کی بعض آیتوں میں اللہ نے ایمان باللہ پر اسے مقدم کیا باوجودیکہ یہ اس کا ایک جزء ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ﴾ (١) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ہی پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا ذکر نماز اور زکاۃ سے بھی پہلے کیا ہے، اللہ عز وجل نے فرمایا: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ (٢) مومن مرد اور مومنہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں۔ اس

(١) آل عمران: ١١٠ (٢) التوبۃ: ٩١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت کی فلاح و بہبود اس فریضے کو قائم کرنے ہی میں ہے، اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (۱) تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔ اللہ رب العالمین نے قسم کھائی ہے کہ انسان نقصان اور خسارے میں ہے سوائے وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیا اور بھلائی کا حکم دیا اور اس کی ضد (برائی) سے روکا اور (اس راہ میں آنے والی تکالیف) پر صبر کیا، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿وَالْعَصْرِ، إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ، إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (۲) زمانے کی قسم! بے شک انسان سرتاسر خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور جنہوں نے نیک کاموں کا حکم دیا اور معاصی ومحرمات سے اجتناب کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

رسولوں کی ذمہ داری:

لوگ فطرت سلیمہ کی وجہ سے ایک امت تھے، لیکن شیطان ان کو اچک

(۱) آل عمران:۱۰۴ (۲) سورۃ العصر

لے گیا اور ان میں سے بہتوں کو سیدھے راستے سے بہکا دیا، اسی لیے اللہ رب العالمین نے انبیاء کرام کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا جبکہ شیطان انسانوں کے ساتھ چمٹ کر انھیں وسوسہ دلاتا ہے اور بہکاتا رہتا ہے، لیکن اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کے ساتھ مہربانی کی کہ ان کے لیے انہی کی جنس سے متعدد مددگار بنا دیا جو انھیں بھلائی کی طرف بلاتے ہیں اور فتنوں وخواہشات نفس کی پیروی سے روکتے ہیں، یہ رسول اور ان کے متبعین ہیں، اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ﴾ (۱) ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی جانب بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں۔ اللہ جل وعلا فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ﴾ (۲) (اے نبی) آپ قوم عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے احقاف میں اپنی قوم کو ڈرایا۔ نیز اللہ رب العالمین نے ہمارے نبی محمد ﷺ سے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنذِرْ﴾ (۳) اے چادر اوڑھنے والے، اٹھیے اور لوگوں کو ڈرائیے۔

اللہ کی کتاب میں ہمارے نبی محمد ﷺ کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ بھلائی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے

(۱) نوح:۱ (۲) الاحقاف:۲۱ (۳) المدثر:۱-۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، اسی وجہ سے اللہ نے اپنی کتاب میں آپ کی ثنا بیان کی ہے، فرمایا: ﴿يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (۱) وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے اصول میں سے ایک:

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اہل سنت والجماعت کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے، کیونکہ وہ لوگ اس کی مشروعیت کا اپنے دل سے اعتقاد رکھتے ہیں اور اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں، نیز اپنی استطاعت کے مطابق اس کو ادا کرتے ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر وہ لوگ یعنی اہل سنت والجماعت اس اصول کی وجہ سے بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں، اور نبی کریم ﷺ کے قول "المؤمن للمؤمن كالبنيان" (یعنی ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کے مثل ہے) کے معنی پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: جو عمل میں پیچھے ہو جائے باوجود اس کے کہ اس کے وجوب کا اعتقاد رکھتا ہو تو یہ چیز اس کے اعتقاد میں خلل پیدا کرتا ہے، اور جو عمل میں کمزور ہو جائے تو یہ چیز اس کے اعتقاد کے ضعف پر دلیل ہے۔

(۱) الاعراف: ۱۵۷

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی ادائیگی کے لیے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرتے تھے، جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "بايعت النبي ﷺ على اقام الصلاة وايتاء الزكاة والنصح لكل مسلم" (۱) میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور تمام مسلمانوں کے ساتھ نصیحت کرنے کی بیعت کی ہے۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے قبیل سے ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (۲) یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔

یہ عمل گناہوں اور خطاؤں کو مٹانے کا ذریعہ ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصوم والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر" (۳) انسان کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد،

(۱) بخاری: کتاب الزکاۃ: (۱۴۰۱)، مسلم: (۵۶)
(۲) الحج: ۴۱
(۳) بخاری: کتاب الفتن: (۷۰۹۶)، مسلم: (۱۴۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پڑوسی میں ہے جس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اس عمل کو صدقہ قرار دیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وأمر بالمعروف صدقة، ونهي عن المنكر صدقة" (۱) بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے راستے میں بیٹھنے والوں کو ایسی حالت میں بھی اس عبادت کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے، نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "إذا أبيتم إلى المجالس فاعطوا الطريق حقها قالوا وما حق الطريق؟ قال غض البصر وكف الأذى ورد السلام وأمر بالمعروف ونهي عن المنكر" (۲) جب (راستے میں بیٹھنا) تمہارے لیے ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذا دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

تمام امتوں پر اسے واجب کیا گیا:

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایسی عبادت ہے جو تمام امتوں

(۱) مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ: (۷۲۰)
(۲) بخاری: کتاب المظالم والغصب (۲۴۶۵)، مسلم: (۲۱۶۱)

کے لیے مشروع کی گئی ہے، اور اللہ رب العالمین نے اہل کتاب میں سے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو اپنے دین کے منسوخ ہونے سے پہلے اس فریضہ پر عمل کرتے تھے، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّٰهِ آنَاء اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ، يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ﴾ (۱) اہل کتاب میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق پر قائم رہنے والی ہے جو راتوں کو کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں وہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا جبکہ وہ بھی سابقہ امت کے ایک فرد تھے: ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ﴾ (۲) اے میرے بیٹے تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا اور بری باتوں سے منع کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے اس پر صبر کرنا۔

تو پھر اس امت کے لیے کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ لوگوں کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا جائے یا عورت کو حجاب کے متعلق یاد دہانی کرائی جائے یا

(۱) آل عمران: ۱۱۳-۱۱۴ (۲) لقمان: ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کوراہ راست کی جانب رہنمائی کی جائے یا بندوں کو جادوگر کے شر سے روکا جائے۔

ایسا فریضہ جو ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر ایک ایسا فریضہ ہے جو کسی جماعت کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ اس فریضے کی ادائیگی ہر فرد مکلّف کے لیے ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فان لم يستطع فبلسانه، فان لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان" (۱) تم میں جو منکر کام کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے رکے، اگر اس کی اسے طاقت نہیں ہے تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو کم از کم اسے دل سے روکے (یعنی دل میں اسے برا جانے) یہی سب سے کمتر ایمان ہے۔

ابن عطیہ رحمہ اللہ نے کہا: اس بات پر اجماع ہے کہ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو۔

اس فریضہ کے فوائد:

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اسلام کا مضبوط قلعہ ہے جو امت سے شرور وفتن کو روکتا ہے، جو اہل اسلام کو شیطان کے وسوسوں اور

(۱) مسلم، کتاب الایمان: (۴۹)

خواہشات نفس کی برائی سے بچاتا ہے، نیز عقیدہ اور سیرت واخلاق کی حفاظت کرتا ہے اور سفلی اور ذلیل عادتوں کو دور کرتا ہے، یہی وہ مضبوط ومستحکم بنیاد ہے جس سے دین کے کڑے بندھے ہوئے ہیں، اس فریضے کو ادا کرنے میں امت کی اصلاح، نعمتوں کی حفاظت، امن وامان کی بقا، اور دعاؤں کی قبولیت کا امکان ہے، اور دشمنوں کے مکر وفریب سے بچاؤ ہے، ساتھ ہی ساتھ درجات کی بلندی اور مخلوق کے ساتھ احسان کا ذریعہ بھی ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: "من ميت الاحياء" کون زندوں کو مردہ کرتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "الذي لا ينكر المنكر" جو منکر پر نکیر نہیں کرتا ہے۔

یہ کامل ایمان اور حسن اسلام کی دلیل اور امت کے لیے خیر ومحبت کا ایک مفہوم ہے، اسی طرح بندوں کو اللہ کی رحمتوں کے حصول کا ایک سبب ہے نیز سوسائٹی کے اندر اتحاد واتفاق کی نشانی ہے۔

تو اے مسلمانو! تم لوگ اس عبادت کو ادا کرنے میں سستی مت برتو اور ایک دوسرے کو دعوت وتبلیغ کرتے رہو نیز اس (راہ میں آنے والی تکلیف) پر صبر کرو اور لوگوں کے ساتھ حلم وبردباری کا معاملہ کرو، کیوں کہ ان کا دل خیر کو قبول کرنے والا ہے جبکہ اجر وثواب اخلاص کے بقدر ہی ہوتا ہے، نیز اکتاہٹ سے بچو اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرتے رہو، چنانچہ نوح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نوسو سال تک رہ کر ان کو سری اور علانیہ طور پر رات ودن دعوت دیتے رہے، امام نوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کا فریضہ کسی مکلّف سے صرف اس وجہ سے ساقط نہیں ہوسکتا کہ یہ کام اس کی سوچ کے اعتبار سے مفید نہیں ہے۔

اس فریضہ کو چھوڑنے کے نقصانات:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے سے مسلمانوں کی دعائیں رد کردی جاتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "والذي نفسي بيده، لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقابا منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم"(۱) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم معروف کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔

اس فریضہ سے اعراض کرنا امتوں کی ہلاکت کا ایک سبب ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِن بَنِيٓ إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ، كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ

(۱) سنن الترمذی، أبواب الفتن: (۲۱۶۹)

يَفْعَلُونَ﴾ (۱) بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا انہیں داود اور عیسی علیہما السلام کی زبانی لعنت کی جا چکی ہے، یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اس لعنت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ) آپس میں ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی کمی جو داخل ہوئی وہ یہ تھی کہ ان میں کا کوئی شخص جب کسی سے ملاقات کرتا تو اس سے کہتا اے شخص تو اللہ سے ڈر اور جو تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو کیوں کہ یہ چیز تمہارے لیے حلال نہیں ہے، پھر دوسرے دن اس سے ملاقات کرتا تو اسے (برائی میں ملوث دیکھ کر) منع نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیتا، جب ان لوگوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں کو ایک جیسا بنا دیا۔ حسن رحمہ اللہ نے کہا: تم لوگ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ تم سب قابل عبرت ہو جاؤ گے (یعنی ہلاک کر دیئے جاؤ گے)۔

بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کے ساتھ ہمارا برتاؤ:

جس شخص نے دین کو قائم کیا اور اس کی جانب دعوت دی تو وہ تعریف کے لائق اور شکریہ کا حقدار ہے نیز اس کی عزت کی جائے اور اس کے

(۱) المائدۃ: ۷۸-۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے دعا کی جائے، اسی لیے نبی ﷺ نے انصاریوں کی مدح فرمائی کیوں کہ انھوں نے دین کی مدد کی تھی، نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: "الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضهم الله" (۱) انصاریوں سے مومن ہی محبت کرتے ہیں اور ان سے منافق ہی بغض رکھتے ہیں تو جس نے انصاریوں سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اللہ بھی ان سے بغض رکھے گا۔

ورقہ بن نوفل جو آپ کے چچا زاد بھائی تھے جو جاہلیت کے زمانے میں اپنی اصل فطرت پر قائم تھے اور رسالت کے زمانے کو پایا نیز دین کی مدد کرنے کا وعدہ بھی کیا، نبی کریم ﷺ سے کہا: "يا ليتني فيها جذعا أي شابا، أكون حيا حين يخرجك قومك، فقال رسول الله ﷺ أ و مخرجي هم؟ فقال ورقة: نعم لم يأت رجل بمثل ما جئت به إلا عودي وإن يدركني يومك أنصر نصرا مؤزرا" (۲) اے کاش میں اس وقت زندہ اور جوان ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا میری قوم مجھے نکال

(۱) بخاری: کتاب مناقب الأنصار: (۳۷۸۳)
(۲) بخاری: کتاب التعبیر: (۶۹۸۲)

دے گی؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں! جب بھی کوئی نبی ورسول وہ پیغام لے کر آیا جسے آپ لے کر آئے ہیں تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پالیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ جس شخص نے اسلام کی حالت میں زندگی گزاری تو اس کے لیے زیادہ اولی ہے کہ وہ دین کی مدد کرے، اس کی نشر واشاعت کرے اور اس سے محبت کرے بہ نسبت اس شخص کے جس نے زمانہ جاہلیت میں زندگی گذاری اور تمنا کیا کہ اگر وہ نبی کو پالے گا تو ان کے دین کی مدد کرے گا۔

معاشرے کا باہم محبت والا ہونا:

مسلم معاشرہ محبت واخوت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور آدمی اس سے الگ تھلگ ہوکر اپنی خواہشات اور شیطان کے ساتھ مل کر کمزور اور پست ہوجاتا ہے، دینی اخوت اور باہمی الفت ومحبت کا حق یہ ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت اور بھلائی کی جائے، ابوبکر المزنی رحمہ اللہ نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے دیگر ساتھیوں سے روزہ نماز کی وجہ سے فوقیت نہیں حاصل ہے بلکہ وہ اس چیز کی وجہ سے فوقیت لے گئے جو ان کے دل میں تھی، ان کے دل میں اللہ کی محبت اور مخلوق کی خیر خواہی کا جذبہ تھا۔

دوسروں کے لیے ان کی غیر موجودگی میں ہدایت کی دعا کرنا ان کے لیے سچی نصیحت اور ان سے محبت کی علامت ہے، جس کو دعوت دی جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر واجب ہے کہ وہ نصیحت قبول کرے اور اس سے خوش ہو کہ اس کی وجہ اس کی کمی مکمل ہوگی، اور جو شخص تمہاری صفات مکمل کرنے کی کوشش کرے اور تمہارے عیب کو زائل (دور) کرے تو حقیقت میں وہی تمہارا خیر خواہ ہے۔ اسی لیے اس کی نصیحت کو قبول کرو اور اس کو بدلہ دو اگرچہ دعا کے ذریعہ ہی ہو۔

امر بالمعروف کی ضرورت:

آدمی کی زندگی میں لغزشوں اور خطاؤں کا درپیش ہونا ضروری ہے اور کوئی بھی شخص ان لوگوں سے مستغنی نہیں ہوسکتا ہے جو ان کو سیدھی راہ پر قائم کرتے اور ان کے معاملے کی اصلاح کرتے ہوں، تاکہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو اللہ اس سے راضی ہو کر اس کی جانب متوجہ ہو۔

جب معصیت دلوں پر زیادہ چھا جاتی ہے اور آنکھیں بار بار اس کا مشاہدہ کرتی ہیں تو سینے کے اندر اس کا خوف ختم ہو جاتا ہے اور دل سے اس کا نور چھن جاتا ہے، مخلوق کی ہدایت اور حق کی جانب ان کی رہنمائی میں ہی سعادت کی تکمیل ہے۔

نیک آدمی جو گنہگار کو نقصان پہنچاتا ہے:

جس شخص نے کسی آدمی کو معصیت میں دیکھا اور اس سے خاموشی اختیار کر لی تو اس نے اس کو نقصان پہنچایا بایں طور کہ اس نے گناہ کرنے والے کو اس کی معصیت پر برقرار رکھا اور اس کے دل میں اس گناہ کو مزید

مزین کر دیا نیز اس شخص کے متعلق اس نے گناہ کو حقیر سمجھا کیوں کہ گناہ سے سکوت اختیار کرنا گناہ کرنے والے کے دل میں اسے مزین کرنا ہے، منکرات سے سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے کچھ ایسے لوگ بھی سامنے آئیں گے جو اس کے حرام نہ ہونے کا گمان کرنے لگیں گے اور جو چیز انھیں اس مصیبت میں واقع کرے گی وہ منکرات سے سکوت اختیار کرنا ہے۔

یہ ایک وہم ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فائدہ نہیں ہے:

مسلمان پر واجب ہے کہ بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والی جیسی عبادت کو قائم کرے، اگرچہ کوئی شخص اس کی دعوت کو قبول نہ کرے اس لیے کہ اس کا ادا کرنا اللہ کی عبادت ہے اور یہ فریضہ اللہ کے بارگاہ میں معصیت میں مبتلا شخص کی جانب سے برأت کا اظہار بھی ہے، نیز معصیت میں مبتلا انسان کو بار بار نصیحت کرنے سے اللہ تعالی ان کے دل کھول دیتا ہے، رسولوں میں بعض تو ایسے ہیں جنھوں نے اپنی قوم کو دعوت دی لیکن کسی نے ان کی دعوت کو قبول نہیں کیا، لیکن ان لوگوں نے اس عبادت سے روگردانی نہیں کی، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: مکلّف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ صرف اس لیے ساقط نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ جانتا ہے اس کی بات مفید نہیں ہوسکتی یا مفید ہوسکتی ہے یا یہ کہ اس کا کلام مؤثر نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کے اوپر بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ نصیحت مومنوں کو نفع پہنچاتی ہے۔

لہذا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اس وجہ سے ساقط نہیں ہوسکتا کہ اس کا فائدہ نہیں ہو رہا ہے، بلکہ آدمی اسے مسلسل ادا کرتا رہے، اس لیے کہ ہدایت دینے کی ذمہ داری اللہ رب العالمین کی ہے، اور تبلیغ میں معذرت اور انذار ہے نیز اس میں حجت قائم کرنا اور اللہ کے شعائر کا اظہار ہے۔

منکر کا زائل ہونا لازم نہیں ہے:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقاصد میں سے صرف منکرات ہی کا ازالہ نہیں ہے بلکہ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اللہ کی محبوب ترین عبادت کو قائم کیا جائے، اسی وجہ سے اس میں بھی اخلاص للہ کی وہی شرطیں لگائی جاتی ہیں جو دوسری عبادتوں میں لگائی جاتی ہیں، اگر اس عبادت کے ادا کرنے کی وجہ سے کسی برائی کا ازالہ ہوجاتا ہے تو یہ بھلائی کا حکم دینے والے اور جسے یہ تعلیم دی گئی دونوں کے اوپر اللہ کا فضل ہے نیز دلوں کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے معصیت سے دور کر کے اور اطاعت کی توفیق دے کر اپنا فضل وکرم کرتا ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾. (۱) (اے نبی!) آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے

(۱) القصص: ۵۶

سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، ہدایت والوں سے وہی خوب واقف ہے۔

اگر برائی ختم نہیں ہوئی تب بھی یہ عبادت ساقط نہیں ہوگی بلکہ مسلمان اس عبادت کو حکمت اور بہترین اسلوب کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے۔

اس عبادت کا اہل کون ہے؟

یہ وہ فریضہ ہے جسے انبیاء ورسل نے، پھر خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین عظام، سلف صالحین اور ان کے راستہ پر چلنے والوں نے ادا کیا، اور اس راستہ میں جو تکلیف پہنچی اس پر اللہ کے ثواب کی حرص اور لوگوں کی ہدایت کی امید میں صبر کیا، اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ سے فرمایا:

﴿قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ (۱) اے نبی کہہ دیجئے یہی میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پوری بصیرت پر (قائم) ہوں، میں بھی اور وہ شخص بھی جس نے میری اتباع کی۔

کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے کو تکلیف دی جاتی ہے؟

بھلائی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا ایسے شخص کے

(۱) یوسف: ۱۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان حائل ہوجاتا ہے جو اپنی خواہشات میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے درمیان پھیلے ہوئے غلط اعتقاد کی تصحیح کرتا ہے، اس لیے جو شخص بھی اس فریضہ کو انجام دے گا اسے تکلیف دی جائے گی، کیوں وہ شخص گنہگار کی خواہشات وشہوات اور غلط افکار وخیالات کے درمیان حائل ہوجاتا ہے، اسی لیے حضرت لقمان حکیم نے اس فریضے کو ادا کرنے کے سلسلے میں اپنے بیٹے کو صبر کی وصیت کی، فرمایا: ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ﴾ (۱) اے میرے فرزند! تو نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو تکلیف (اس راہ میں) تجھے پہنچے اس پر صبر کر، اس لیے کہ اپنے بندوں کے سلسلے میں اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: بھلائی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے کو تکلیف کا پہنچنا لازم ہے، تو ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔

جو شخص اس فریضے کو قائم کرتا ہے اور اپنے راستے میں آنے والے مصائب وآلام سے خوف میں نہیں پڑتا نیز صبر کے ذریعہ اسے اپنے لیے ایک مضبوط قلعہ بناتا ہے وہ ایسے ثواب کی امید کرتا ہے جو اسے جلد ملنے والا ہے، کیونکہ اللہ رب العالمین کے پاس اجر عظیم ہے۔

(۱) لقمان: ۱۷

اللہ رب العالمین کی خوشنودی کے لیے بھلائی کرو تو ہر حال میں کامیاب رہو گے اور تم کو کسی کا تنگ کرنا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی دوسروں سے وحشت محسوس ہوگی لہذا تم اللہ کی تعریف کرتے رہو اس لیے کہ تم احسان اور بھلائی کرنے والے ہو اور دنیا ایک تاریک سمندر ہے جس میں بہت سارے لوگ غرق ہوگئے، تو تم اپنے دل کو اللہ کے ڈر سے مامور رکھو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے والے کی حالت:

دین کا بعض حصہ بعض حصے کو مضبوط کرتا ہے، اس لیے اس پر مکمل ایمان لانا واجب ہے اور ایک واجبی چیز کو ادا کر کے اس پر اکتفاء نہیں کیا جائے گا چونکہ بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ دین نماز اور روزہ ہی کا نام ہے۔ اس لیے وہ لوگ دوسروں کو نصیحت کرنا اور رہنمائی کرنا چھوڑ دیتے ہیں جبکہ یہ شیطان کی مکاری اور فریب کاری ہے، بلکہ دین تو خود کی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کے لیے کوشش کرنے کا نام ہے، امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابلیس نے بہت سارے لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا اس طور سے کہ ان کے لیے خاص قسم کے اذکار، قرآن کی تلاوت، نماز، روزہ، دین سے بے رغبتی کو مزین کر دیا۔ اسی وجہ سے لوگوں نے باقی عبادتوں کو بالکلیہ چھوڑ دیا، اور لوگوں کے دلوں میں اس عبادت کے قائم کرنے کا داعیہ بھی پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا، جبکہ یہ لوگ وارثین انبیاء کے نزدیک لوگوں میں کم دیندار ہیں۔ اس لیے کہ دین اللہ کے حکم کو قائم کرنے کا نام ہے۔

وہ انسان جو گناہ کرنے والے سے زیادہ برے حال میں ہے:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین کے واجبات میں سے ہے، معصیت کے کاموں پر سکوت اختیار کرنا اس کے ارتکاب کرنے سے زیادہ برا ہے، کیوں کہ اس پر سکوت اختیار کرنا گنہگار کو اس کے گناہ پر قائم رکھنا ہے، جس سے اس کے دل میں برائی ہلکی ہوجاتی ہے اور یہ بہت بڑا جرم ہے۔

علامہ ابن القیم فرماتے ہیں: ''اللہ کے واجبی حقوق کو چھوڑنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک گناہوں کے ارتکاب کرنے والے سے زیادہ برے حال میں ہوتا ہے کیوں کہ کسی حکم کو چھوڑنا منہیات کے ارتکاب سے زیادہ بڑا جرم ہے جس کی تیس سے زیادہ وجہیں ہمارے شیخ نے بیان کی ہے''۔

لوگوں کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو انجام نہ دینے والوں کا مقام:

بھلائی کا حکم دینا ایک عظیم شعار ہے، اور اسے چھوڑنا ایمان کی کمزوری اور تعلق باللہ کی کمی کی نشانی ہے، اور جو آدمی اس بابت تقصیر کرتا ہے

اس کا مقام لوگوں کے نزدیک کم ہوجاتا ہے، اس کی بات نہیں مانی جاتی ہے، اس کا رعب ختم ہوجاتا ہے اور اہل معاصی اسے ہلکا سمجھ لیتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ﴾. (۱) جسے رب ذلیل کردے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے۔

اہل شر کے نزدیک اس کے ذلیل ہونے کی وجہ سے ہی وہ اسے گناہ کا حکم دیتے ہیں اور نیک عمل کو ادا کرنے سے روکتے ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ فرماتے ہیں: جو آدمی بھلائی کا حکم نہیں دیتا اور منکر سے نہیں روکتا اللہ تعالی اس کے اوپر ایسے لوگوں کو مسلط کردیتا ہے جو اسے شریعت کے مخالف امور کا حکم دیتے ہیں۔

اس فریضہ سے سستی برتنے والے پر اللہ تعالی ذلت ورسوائی کے دروازے اس جگہ سے کھول دیتا ہے جہاں سے عزت طلب کی جاتی ہے۔

کیا برائی کرنے والا دوسروں کو برائی سے روکے؟

گناہوں کو ترک کردینا بھلائی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ گنہگار کے اوپر بھی ایک دوسرے کو برائی سے روکنا واجب ہے، کیوں کہ مسلمانوں کے اوپر امر بالمعروف کا فریضہ واجب ہے، اگرچہ وہ خود اس بھلائی پر عمل نہ کررہا ہو، اور اس کے

(۱) الحج: ۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر برائی سے روکنا بھی واجب ہے اگر چہ وہ اس کا ارتکاب کرتا ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان" (۱) تم میں جو شخص کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اسے دور کرے اور اگر وہ طاقت نہیں رکھتا ہے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے دل سے روکے (دل میں برا جان لے) اور یہی سب سے کمتر ایمان ہے۔

برائی کرنے والا کیسے دوسرے کو منع کرے جبکہ وہ خود برائی کا ارتکاب کر رہا ہے؟

برائی کرنے والے کے اوپر واجب ہے کہ وہ دوسرے کو برائی سے منع کرے حالاں کہ اس کے اندر قول وفعل کے درمیان مخالفت باقی رہ جائے گی، تو جس نے برائی کی اور دوسرے کو برائی کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہا تو اس نے دو گناہوں کا ارتکاب کیا، ایک گناہ خود اس کا برائی کرنا اور دوسرا گناہ دوسرے کی برائی پر خاموش رہنا، لیکن اگر اس نے دوسرے کو منع کر دیا تو خاموش رہنے کا گناہ اس سے ختم ہو جاتا ہے جبکہ خود برائی کرنے کا

(۱) مسلم: کتاب الایمان: (۴۹)

گناہ باقی رہ جاتا ہے، اللہ رب العالمین نے ایسا کرنے والے کو ڈانٹا ہے، فرمایا: ﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (۱) کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب (آسمانی کتاب) کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم سمجھتے نہیں۔

ابو الحارث نے امام احمد سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو برائی کو دیکھتا ہے لیکن یہ سوچ کر خاموش رہتا ہے کہ لوگ اس کی بات نہیں قبول کریں گے تو انھوں نے کہا: جب آدمی برائی دیکھے تو جہاں تک ممکن ہو روکنے کی کوشش کرے"۔ لہذا جس آدمی نے برائی کرنے والے کی مصاحبت اختیار کی اور اسے برائی سے نہیں روکا تو گویا اس نے برائی پر اس کی مدد کی، کیوں کہ برائی پر خاموش رہنا برائی کو دلوں میں مزین کرنا ہے۔

کیوں ہم بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں؟

ہم اس عبات کو اللہ کی اطاعت، اس کی رضا اور اس کے پاس جو نعمتیں اور بھلائیاں ہیں ان کے حصول کی امید میں ادا کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم

(۱) البقرۃ: ۴۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ﴾(۱) اگر ان بستیوں کے باشندے ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے، لیکن انھوں نے (حق کو) جھٹلا دیا، بس ہم نے انھیں ان کے اعمال (بد) کے باعث گرفت میں لے لیا۔ اگر ہم اس عبادت سے روگردانی نہ کریں تو ہم اللہ کی ناراضگی سے بچ جائیں گے، اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ مِن بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُوْدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُواْ يَعْتَدُون، كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ﴾ (۲) بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا انھیں داود اور عیسی علیہما السلام کی زبانی لعنت کی جا چکی ہے، یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اس لعنت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ) وہ جو برا کام کرتے تھے ایک دوسرے کو اس سے منع نہیں کرتے تھے، بے شک وہ کام برے تھے جنھیں وہ انجام دیتے تھے، نیز ہماری یہ عبادت اللہ کے سامنے گناہ کرنے والوں کے لیے عذر بن جائے گی تا کہ اس کا عمومی عذاب نہ نازل ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا: ﴿وَإِذَ قَالَتْ أُمَّةٌ

(۱) الاعراف: ۹۶ (۲) المائدۃ: ۷۸

مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْماً اللّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيْداً قَالُواْ مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾(۱) اور جب ان میں سے ایک گروہ نے (فریضۂ دعوت وتبلیغ انجام دینے والوں سے) کہا تم ایسے لوگوں کو نصیحت کیوں کر رہے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا جنھیں انتہائی سخت عذاب دینے والا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ (ہم ایسا اس لیے کرتے ہیں تا کہ) تمہارے رب کے حضور (اپنی) معذرت پیش کر سکیں اور اس لیے بھی کہ شاید وہ پرہیز گار بن جائیں۔

کیا عورت بھی اس فریضہ کو ادا کرے؟

عورتوں پر اللہ رب العالمین کے فضل وکرم میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے اس عبادت کو صرف مردوں کے لیے خاص نہیں کیا بلکہ اس کی ادائیگی کے وجوب کے سلسلے میں عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ شریک ہیں تا کہ وہ بھی اللہ رب العالمین کی جانب سے ملنے والے ثواب کی مستحق بن سکیں، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا عورتوں کو اس عبادت کا حکم دینا معاشرے کو آپسی بندھن میں باندھنے کا ذریعہ ہے، تا کہ تمام لوگوں میں اصلاح ودرستگی عام ہو جائے اور وہ اللہ کی رحمت پا سکیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ

(۱) الاعراف: ۱۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَـئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّهُ﴾ (۱) مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہیں، وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں نیز اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجالاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر رحم کیا جائے گا۔

عورت ان تمام عورتوں تک پہنچ سکتی ہے جن تک مردوں کا پہنچنا شرعا ممنوع ہے، اور کبھی کبھی اپنے اور دوسروں کے بچوں کی توجیہ وتربیت میں عورت کی تاثیر مردوں کی نصیحت سے زیادہ ہوتی ہے، لہذا مسلمان عورت کو چاہیے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو پوری مضبوطی سے ادا کرے اور شرم وحیا اور تردد سے اس کی ادائیگی سے نہ روکے کیوں کہ وہ ایسا عمل کر رہی ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے، جبکہ اہل باطل کی عورتیں اللہ کے خوف کے بغیر برائیوں کا حکم دیتی ہیں اور نیکیوں سے روکتی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ﴾ (۲) تمام منافق مرد وعورت آپس میں ایک ہی ہیں یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں

(۱) التوبۃ: ۷۱ (۲) التوبۃ: ۶۷

اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں۔

لہذا مسلمان عورت زیادہ حقدار ہے کہ وہ اس عبادت کو ادا کرنے میں کوئی شرم نہ کرے، کیوں کہ وہ اپنے اس عمل کے ذریعہ معاشرے کے لیے سعادت وسرور مہیا کر رہی ہے۔

اللہ کا دین غالب رہے گا:

اللہ رب العالمین کے نزدیک پسندیدہ دین، دین اسلام ہی ہے، اور اللہ رب العالمین اسے بغیر پورا کیے نہیں چھوڑے گا، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿يُرِيْدُونَ أَن يُطْفِؤُواْ نُورَ اللّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّهُ إِلاَّ أَن يُتِمَّ نُورَهُ﴾ (۱) وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ وہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا دے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں کی مثال اس سلسلے میں ایسے ہی ہے، جیسے کوئی شخص چاہے کہ وہ اپنی پھونک کے ذریعہ سورج کی شعاع کو بجھا دے، اور اس کا کوئی راستہ نہیں ہے، پس اسی طرح جس چیز کو لے کر اللہ رب العالمین نے رسول ﷺ کو بھیجا ہے تو وہ ضرور پورا ہوگا، پھیلے گا اور ظاہر ہوگا۔

اللہ رب العالمین نے اس دین کی حفاظت کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے

(۱) التوبۃ: ۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دلوں کو اس کے لیے کھول دیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿ليبلغن هذا الأمر ما بلغ الليل والنهار – أي: ما طلع عليه الليل والنهار – ولا يترك الله بيت مدر ولا وبر الا أدخله هذا الدين"(۱) ضرور بالضرور یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات ودن پہنچتے ہیں اور اللہ کسی کچے اور پکے مکان کو نہیں چھوڑے گا مگر اس دین کو اس میں داخل کر دے گا۔

پھر کوئی بھی شخص کبھی بھی اس دین کو ضائع نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے احکام شریعت کو رد کر سکتا ہے اور جو آدمی ایسا کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے مغلوب کر دے گا۔

ہود علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی سے کہا: ﴿سَوَاء عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ﴾(۲) (ان لوگوں نے کہا) ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا نصیحت کرنے والوں میں نہ بنو۔ چنانچہ اللہ رب العالمین نے ان کے اوپر (بانجھ) بے خیر و برکت ہوا بھیجی (اور وہ ہلاک ہو گئے) اور جب قوم لوط نے کہا: ﴿لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ﴾(۳) اے لوط اگر تم (ان باتوں سے) باز نہ آئے تو تم ضرور شہر بدر کیے جانے والوں سے ہو جاؤ گے۔ تو انھیں

(۱) أحمد (۲) الشعراء:۱۳۶ (۳) الشعراء:۱۱۶

طلوع آفتاب کے ساتھ ہی سخت کڑک نے آدبوچا۔

ناممکن چیز کو طلب کرنا:

جس شخص نے یہ گمان کیا کہ وہ دین کو ختم کر دے گا اور اس کے شعائر میں سے کسی علامت کو باطل کر دے گا تو اس نے ایک محال اور ناممکن چیز کا قصد کیا، کیوں کہ اللہ جل وعلا ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ﴾(۱) اللہ رب العالمین اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے، جس شخص نے بھی اس دین یا دین کے ماننے والوں سے دشمنی کی تو اللہ نے اسے ذلیل ورسوا کر دیا، چنانچہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی اور ان کے متبعین سے کہا: ﴿لأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلافٍ ثُمَّ لأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ﴾(۲) میں یقیناً تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پیروں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت سے کاٹ ڈالوں گا پھر ضرور بالضرور تم سب کو پھانسی دے دوں گا، پس اللہ نے فرعون کو پانی میں غرق کر دیا، شعیب علیہ السلام کی قوم جنھوں نے اپنے نبی کا مذاق اڑاتے ہوئے ان سے کہا: ﴿أَصَلاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاء﴾(۳) کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان

(۱) یوسف:۲۱ (۲) الاعراف:۱۲۴ (۳) ھود:۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں یا یہ کہ ہم جو کچھ اپنے اموال کے بارے میں چاہیں نہ کریں؟ تو (عذاب کی شکل میں) انھیں ایک چیخ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

دین کا مذاق اڑانے والے کا انجام:

جس نے اللہ کے شعائر میں سے کسی علامت کا مذاق اڑایا اس سے سخر یہ کیا یا اس سے بغض رکھا تو اس نے اپنے آپ کو اس بات کی وجہ سے اللہ کے عذاب کے سپرد کر دیا۔ (فرمایا) ﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ، لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ (۱) اے نبی آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے ہو، اب تم معذرت مت کرو، بے شک تم اپنے ایمان (کے اظہار) کے بعد کافر ہو گئے۔

عزت و بلندی کا حصول:

جو شخص عزت، رفعت اور بلندی چاہتا ہے تو وہ دین کو مضبوطی سے پکڑے بغیر نہیں پا سکتا، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿مَن كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعاً﴾ (۲) جو شخص عزت چاہتا ہے تو اللہ ہی کے

(۱) توبہ: ۶۵-۶۶ (۲) سورہ فاطر: ۱۰

لیے ساری عزت ہے۔

اس دین ہی کی وجہ سے انبیاء وصحابہ اور سلف صالحین کی سیرت ہمیشہ باقی رہیں، اور دین کی مخالفت کی وجہ سے ابوجہل، ابولہب اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے دن لپیٹ دیے گئے۔

اس دین کی جانب اپنے دل وزبان اور اعضاء وجوارح کے ذریعہ متوجہ ہو جاؤ، اس سے اور اس کے احکام سے خوش ہو جاؤ، نیز اسے مضبوطی سے پکڑے رہو اور اپنی مجلسوں ومحفلوں میں اس کی عظمت بیان کرو، اس کے فضائل ومحاسن کا برملا اظہار کرو اور دوسروں کو اس کی جانب دعوت دو (بلاؤ)، اور اس دین کی جانب ہدایت ملنے کی وجہ سے اپنی خوشی کا اعلان کرو، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (۱) اے نبی ﷺ! یہ سب کچھ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہے، پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔

رب العالمین کی بزرگی اور حمد وثنا بکثرت بیان کرتے رہو۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "ليس أحد أحب إليه المدح من الله من أجل ذلك مدح نفسه" (۲) اللہ کی مدح سے زیادہ کوئی چیز اس کے

(۱) یونس: ۵۸ (۲) متفق علیہ، مسلم: کتاب التوبۃ: (۲۷۶۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک محبوب نہیں ہے، یہ اس لیے کہ اس میں اسی کی تعریف ہے، جو شخص دین سے قریب ہوا تو اس نے عزت وسربلندی حاصل کر لی اور اللہ نے اس کے قول وفعل کو درست کر دیا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''تمہارا اپنا نفس تم سے کرامت اور بزرگی کا طلبگار ہے اور تمہارا رب تم سے استقامت طلب کرتا ہے اور سب سے بڑی کرامت استقامت کو لازم پکڑنا ہے''۔

ہم اللہ رب العالمین سے قول وعمل میں اخلاص، درستگی اور تمام طرح کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، نیز آخرت میں درجات کی بلندی کے طلب گار ہیں۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

☆☆☆

ہماری اہم مطبوعات

- حلال وحرام روزی
- نیکی کی راہ
- عقیدہ کے اصول
- ذخائر المواریث
- قضیۃ الدحیث
- گلدستۂ اسلام حصہ اول
- گلدستۂ اسلام حصہ دوم
- جنازہ کے احکام ومسائل
- حج وعمرہ کا آسان طریقہ
- رکعات تراویح
- نماز نبوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ